بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر غلام نبی

یوم پنجشنبہ

قیمت ایک آنہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

198

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۔ ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دن بھر تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہتی ہے۔ مگر سردی کے وقت کچھ تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو مسلی قلت اشتہاء اور جگر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

صاحبزادہ مجیب احمد ابن صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو کل بخار کی وجہ سے بے ہوشی رہی۔ آج بخار گو نسبتاً کم ہے۔ مگر ابھی اترا نہیں۔ احباب دُعائے صحت کریں ؛

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے بخار میں تخفیف ہے۔ مگر جگر کی خرابی ابھی رفع نہیں ہوئی صحت کے لئے دُعا کی جائے ؛

جلد ۲۹ | ۴۔ ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش | ۱۴۔ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ ھ | ۴۔ ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۷۵

"چاہئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کرلیں"

۲

گزشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ آج جس ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت نہایت شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت عرصہ قبل توجہ دلا چکے ہیں۔ اور نہایت دردمندانہ انداز میں ہندو مسلمانوں کو بتا چکے ہیں۔ کہ وُہ باہم صلح کرلیں۔ کیونکہ صلح اور اتحاد نہ کرنے کی وجہ سے دونوں کا نقصان ہے۔ نیز یہ بھی ثابت فرما چکے ہیں۔ کہ اختلافِ مذہب باہمی اتحاد میں روک نہیں ہو سکتا۔ اور نہیں ہونا چاہیئے۔ ہاں "وُہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں۔ اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا۔ جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دُوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بد زبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں"

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں حقیقی اور سچا اتحاد پیدا ہونے میں سب سے بڑی روک یہی ہے۔ کہ بعض فتنہ پرداز اور بدباطن لوگ ایک دُوسرے کے نبی یا رشی کے متعلق بدی یا بد زبانی سے کام لیتے رہتے ہیں۔ اس وقت و اقتباسات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا بتا دینا ہی کافی ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ جب بعض شریروں نے پے درپے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بد زبانی کرنی شروع کر دی۔ اور ہندو مسلمانوں کے تعلقات روز بروز زیادہ سے زیادہ کشیدہ ہونے لگے حکومت کے قوانین اور حکام کی سرگرمیاں بھی کوئی اثر نہ پیدا کر سکیں۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ تجویز فرمائی۔ کہ ایک مقررہ دن بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر لیکچر دینے کے لئے جلسے منعقد کئے جائیں اور ان میں نہ صرف ہندو صاحبان کو خاص طور پر مدعو کیا جائے۔ بلکہ تعلیم یافتہ اور اعلےٰ پایہ رکھنے والے ہندوؤں کے لیکچر بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر کرائے جائیں۔ جب اس تجویز پر عمل شروع کیا گیا۔ اور تمام ہندوستان میں اس قسم کے جلسے منعقد کئے گئے۔ تو جہاں ان میں ہر صوبہ کے معزز ہندو اصحاب نے بڑی خوشی سے تقریریں کیں۔ وہاں پُرزور الفاظ میں یہ بھی تسلیم کیا کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کی یہ بہترین تجویز ہے۔

اسی سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دیگر مذاہب کے اصحاب کو اس طرف بھی توجہ دلائی۔ کہ وُہ بھی اپنے پیشواؤں کی سیرت بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کریں۔ جن میں مسلمانوں کو بھی مدعو کریں۔ اور جماعت احمدیہ کے علماء ان میں تقریریں کریں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے "پیغام صلح" میں جہاں غیر مسلم اصحاب کو مخاطب کر کے یہ تحریر فرمایا۔ کہ :-

"ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں۔ کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو۔ تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے"

وہاں یہ بھی فرمایا۔ کہ

"ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بد زبانی نہیں کرتے۔ بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جس قدر دُنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں۔ اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دُنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزین ہو گئی ہے۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اگر وُہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے۔ تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دِلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کُرسی پر بیٹھنا چاہے۔ تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔ اسی بناء پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں"

پس جب کہ جماعت احمدیہ تمام مذاہب کے بانیوں اور پیشواؤں کو خدا تعالےٰ کے بزرگ اور پاک انسان تسلیم کرتی ہے۔ اور اس کا اعتراف ہر جگہ کرنے کے لئے تیار ہے تو عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ہمارے پاک نبی کی نسبت ہندو صاحبان بھی جب گفتگو کریں۔ تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کریں اور اگر یہ بات طے ہو جائے۔ تو مسلمانوں اور ہندوؤں میں ایسی پائیدار صلح اور اس قدر مضبوط اتحاد ہو سکتا ہے۔ کہ جسے کوئی چیز توڑ نہیں سکتی ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہندو مسلم اتحاد کے اس قدر خواہشمند اور اتنے متمنی تھے کہ آپ نے اسکے متعلق اپنی طرف سے اقرار نامہ بھی شائع فرما دیا۔ چنانچہ آپ نے لکھا :-

"اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں۔ کہ وُہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں۔ تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کے لئے طیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہونگے۔ اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے۔ اور اگر ایسا نہ کریں گے۔ تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کردیں گے۔ اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں۔ تو وُہ بھی ایسا ہی اقرار لکھ کر اس پر دستخط کردیں۔

اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا۔ کہ ہم حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آئندہ آپ کو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کریں گے۔ جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی۔ احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں گے"۔

یہ اقرار نامہ طرفین کے لئے بالکل مساوی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اسمیں قطعاً کوئی ایسی بات نہیں جس پر عمل کرنا کسی کے لئے مشکل ہو۔ مگر افسوس کہ ہندو مسلم اتحاد کے خواہش مند دلیڈروں نے اس طرف ابھی تک سنجیدگی سے توجہ نہیں کی۔ حالانکہ اس وقت تک خود جس قدر بھی تجاویز پیش کر چکے ہیں۔ وہ ایک ایک کرکے سب ناکام ہو چکی ہیں۔ اور آج ہندو مسلمانوں میں پہلے سے بہت وسیع رنجش کی خلیج حائل ہے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش فرمودہ تجویز کو عمل میں لایا جائے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک علمی اور تاریخی لیکچر

انشاء اللہ ۳ و ۴ دسمبر ۱۹۴۱ء کی درمیانی شب کو نماز مغرب کے معاً بعد مسجد اقصیٰ میں مجلس ارشاد قادیان کے زیر انتظام حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا ایک نہایت اہم لیکچر ہوگا۔ جس کا عنوان ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسر صلیب کا فرض ادا کر دیا۔ خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ امید ہے کہ احباب کثرت سے شریک ہونگے ہر مذہب و ملت کے شرفا کو بھی دعوت دی جاتی ہے۔ سیکرٹری مجلس ارشاد

اخبار احمدیہ

مجلس خادمات الاحمدیہ دہلی کا جلسہ ۲۳ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش مجلس خادمات الاحمدیہ دہلی کا دوسرا سالانہ جلسہ بر مکان جناب ایس۔ جی حسنین صاحب زیر صدارت محترمہ حسن زمانی صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ دہلی منعقد ہوا۔ احمدی و غیر احمدی مستورات شریک جلسہ تھیں۔ ممبرات خادمات الاحمدیہ نے عمدہ تقاریر کیں۔ جو سیرت و احسانات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ موجودہ جنگ۔ صداقت حضرت مسیح موعود۔ احمدیت کی ترقی اور اسلام کی خوبیوں پر مشتمل تھیں۔ جن کو تمام مستورات نے نہایت دلچسپی سے سنا۔ مبارکہ بیگم صدیقہ سیکرٹری

درخواست ہائے دعا (۱) محمد عبد الجلیل صاحب فیضی حیدر آباد دکن کی بڑی لڑکی بعارضہ ملیریا بیمار ہے۔ اور چھوٹی لڑکی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ (۲) رشید احمد صاحب اوکاڑہ کا بچہ رفیق احمد سخت بیمار ہے (۳) برکت علی صاحب چک ۱۰۸ ضلع لائل پور کی لڑکی تین چار ماہ سے سخت بیمار ہے (۴) محمد ابراہیم صاحب شاد کوٹ رحمت خان بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں ؛

اعلان نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ نومبر بعد نماز عصر چودھری عبد العلیم پسر چودھری کریم الدین صاحب ساکن قادیان کا نکاح مسمات عنائت بیگم بنت چودھری علی مرید صاحب مرحوم ساکن بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بمبلغ سات سو پچاس روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ ناظر امور عامہ

ولادت (۱) خاکسار کے بھائی چودھری نثار احمد صاحب نیر دہلی کو اللہ تعالےٰ نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۱ء فرزند عطا فرمایا۔ جس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رفاقت احمد رکھا۔ مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار ظہور احمد قادیان (۲) مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے بہنوئی فضل الٰہی صاحب کے گھر لڑکی تولد ہوئی۔ احباب مولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مبارک احمد کلرک دفتر بیت المال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

برکاتِ الٰہی کا نزول کب ہوتا ہے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے۔ جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورات نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے۔ گویا آیت قد افلح من زکٰھا کے سچے مصداق تھے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت میں کثرت سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو خیال کرتے ہیں کہ اگر ہماری دنیا کو کسی طرح سے کوئی جنبش آئی۔ تو ہم کدھر جائیں گے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ایک طرف تو ہمارے ہاتھ پر اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم سمجھیں گے۔ اور دوسری طرف دنیا و مافیہا میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دنیا کی خاطر ہر ایک دینی نقصان برداشت کرنا گوارا کرتے ہیں۔ ذرا سا کوئی کنبہ میں بیمار ہو جائے یا بیل بکری ہی مر جائے۔ تو جھٹ بول اٹھتے ہیں کہ ہیں یہ کیا ہوا ہم تو مرزا صاحب کے مرید تھے۔ ہمارے ساتھ کیوں یہ حادثہ واقعہ ہوا۔ حالانکہ یہ خیال ان کا خام ہے۔ وہ اس سچے رشتے سے جو اللہ تعالےٰ سے باندھنا چاہیئے ناواقف ہیں۔ برکات الٰہی انسان پر اس وقت نازل ہوتے ہیں۔ جب خدا سے مضبوط رشتہ باندھا جائے۔ جیسے رشتہ داروں کو آپس میں رشتہ کا پاس ہوتا ہے۔ ویسا ہی اللہ تعالےٰ کو اپنے بندہ کے رشتہ کا جو وہ اس پاک ذات کے ساتھ رکھتا ہے سخت پاس ہوتا ہے۔ وہ مولےٰ کریم اس کے لئے غیرت دکھاتا ہے۔ اور اگر کوئی دکھ یا مصیبت اس کو پہونچاتا ہے۔ تو وہ بندہ اپنے لئے راحت جانتا ہے۔ الغرض کوئی دکھ اس رشتہ کو توڑتا نہیں۔ اور نہ کوئی سکھ اس کو دوبالا کرتا ہے۔ ایک سچا تعلق و حقیقی عشق عبد و معبود میں قائم ہو جاتا ہے"۔ (الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۳ء)

یوم سیرت پیشوایان مذاہب خوب اہتمام سے منایا جائے

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال یوم پیشوایان مذاہب بروز اتوار، فتح ۱۳۲۰ ہش مطابق، دسمبر مقرر ہوا ہے۔ حسب سابق اس دن تمام جماعتیں جلسے منعقد کریں اور جملہ مذاہب کے نمائندگان کو اپنے اپنے پیشواؤں کی سیرت اور توصیف بیان کرنے کا موقعہ دیں۔ بلکہ ان کو ایسی تقاریر بیان کرنے کے لئے کوشش سے مدعو کریں۔ کیونکہ اس دن کو مقرر کرنے سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہی منشاء ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۰ء کی مجلس مشاورت میں فرمایا۔

"یہ ثابت ہو چکا ہے کہ غیر اقوام سے تعلقات کی مضبوطی اور امن عامہ کے لئے یہ ایک مفید تجویز ہے۔ کئی جلسوں کی صدارت غیر مسلموں نے کی۔ اور انہوں نے اقرار کیا کہ یہ جلسے ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہیں۔ . . . . . اور انشاء اللہ جوں جوں ان کو وسیع پیمانہ پر کیا جائے گا۔ غیر مسلموں کے دل میں اسلام سے جو تنافر ہے۔ وہ دور ہوتا جائے گا۔ اور یہ جلسے غیر اقوام کے ساتھ احمدیوں کے تعلقات کی استواری کا موجب ہوں گے"۔

اس لئے امید ہے کہ جس طرح مومن کا ہر اگلا قدم ترقی کی طرف اٹھتا ہے۔ یہ جلسے بھی پہلے جلسوں کی نسبت ہر لحاظ سے زیادہ شاندار زیادہ وسیع پیمانہ پر اور پورے اہتمام سے منائے جائیں گے۔ خاکسار مہتمم نشر و اشاعت

دعائے نعم البدل مولوی محمد الدین صاحب تہال کا چھوٹا بچہ وسیم احمد الہام اکو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ بشیر احمد چکوالی قادیان

199
Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیائے تاریخ

بعض مؤرخین نے لفظ "تاریخ" کا مأخذ عبرانی زبان قرار دے کر اس کا مادہ یارخ جس کے معنے چاند کے ہیں یا یرخ جس کے معنے مہینے کے ہیں قرار دیا ہے۔ یہ دونوں لفظ ایک ہی قسم کے ہیں۔ خواہ مہینہ ہو۔ خواہ چاند۔ اور تاریخ کے لفظ میں چاند اور ماہ کے معنی پائے جانا اس بات کو بھی واضح کرتے ہیں۔ کہ دُنیا میں پہلے قمری حساب ہی رائج ہؤا۔ اور شمسی نظام کا رواج بعد میں ۔

لسان العرب میں تاریخ کو اسرخ سے مشتق قرار دیا ہے۔ جس کے معنے گائے کے نوزائیدہ بچے کے ہیں بعض نے تاریخ کا لفظ تاخیر کے مقلوب ہونے سے بنایا ہے۔ جس کے مفہومی معنے یہ ہیں کہ اولین وقت کو آخرین وقت کے ساتھ نسبت دینا۔ غرض مختلف لوگوں نے اس کی مختلف تشریحات کی ہیں ۔

عرفِ عام میں تاریخ سے مراد یہ ہے ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک جتنے واقعات اور حوادث عالم وجود میں آئے۔ وُہ خواہ قدرتی طور پر ہوں۔ یا انسانی افعال کا نتیجہ ہوں۔ یہ سب تاریخ ہی کے اجزاء ہیں۔ ہمارا ماحول تاریخ سے بھرپُور ہے۔ ہمارے اردگرد تاریخ ہی تاریخ ہے ۔

تاریخ اور جغرافیہ میں فرق

دراصل تاریخ وہی نہیں۔ جو تحریر میں آچکی ہو۔ بلکہ اس کے سوا بھی اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ جو تاریخ ہی کا حکم رکھتی ہیں۔ جغرافیہ بھی ایک قسم کی تاریخ ہے لیکن فرق یہ ہے۔ کہ تاریخ ان واقعات کے متعلق بحث کرتی ہے جو اکثر انسانوں کے ذریعہ وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ گو ان میں خدائی اور قدرتی واقعات کا بھی کچھ نہ کچھ ذکر آجاتا ہے۔ برخلاف اس کے جغرافیہ میں عموماً ایسے امور اور ایسے مناظر کا بیان ہوتا ہے جن کا اکثر حصّہ قدرتی ہوتا ہے۔ دراصل علم تاریخ دُنیا کے بہت سے علوم کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ جغرافیہ کے علاوہ سائنس کی ترقیات کا اس میں ذکر آنا بھی لازمی امر ہے سیاست کے ساتھ بھی یہ مضمون اس طرح اُلجھا ہؤا ہے۔ کہ بعض دفعہ اس کو الگ کرکے دکھانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ علم الالسنہ اور سیاحت اور دیگر بہت سے علوم بھی اس سے وابستہ ہیں۔ پس یہ ایسا علم ہے جو بہت سے علوم کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ دوسری طرف یہ ایک مستقل علم بلکہ مایۂ ناز علم بھی ہے ۔

قرآن کریم اور علم تاریخ

قرآن پاک میں بھی بہت سے مقامات پہ اس علم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اشارۃً اس کے بعض اصول بیان کر دیئے ہیں۔ بعض آیات میں تاریخ کے اہم مقاصد پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذّبین ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب یعنی اے لوگو! اگر تم اکنافِ عالم میں پھر کر فعلی تاریخ کا مشاہدہ کروگے۔ تو یہ تاریخ اپنی زبان حال سے تمہیں بہت سے سبق دے گی۔ اور بعض مقامات ضرور تمہارے لئے عبرت کا باعث ہونگے۔ اللہ تعالےٰ زوردار تنبیہ فرماتا ہے۔ کہ کیوں گزشتہ واقعات سے لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور سرکشی سے باز نہیں آتے۔ پس تاریخ کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ گزشتہ واقعات سے نصیحت اور عبرت حاصل کی جائے ۔

تاریخ کے فوائد

دراصل تاریخ چار باتوں پر مشتمل ہے۔ ایک روایات ہیں۔ دوسرے ان روایات کے نتائج۔ تیسرے وُہ امور جو تاریخ بیان کرتی ہے۔ اگر قابلِ تقلید ہوتے ہیں۔ تو ترغیب کا کام دیتے ہیں۔ اور اگر ان سے گزشتہ تجربہ کی بنا پر بچنا ضروری ہوتا ہے۔ تو اس وقت تاریخ ترہیب کے فرائض سرانجام دیتی ہے۔ تاریخ بعض دفعہ ہمیں اپنے روزمرہ کے معاملات میں اس حد تک راہ نمائی کرتی ہے کہ اگر وُہ واقعات ہمارے سامنے نہ ہوتے۔ تو بڑا بھاری نقصان برداشت کرنے کے باوجود کبھی ہم ان کی اطلاع پر قادر نہ ہوسکتے۔ تاریخ ہمارے اندر جرأت بہادری اور پیش روی کی رُوح پیدا کرتی ہے۔ تاریخ ہمارے اندر ترقیات کے حصُول کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض وحشی اقوام نے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنے اندر ایسی تبدیلی کرلی۔ کہ وُہ دُنیا کی حکمران بن گئیں۔ تو یہ بات ہماری ہمتوں کو بلند کرتی ہے اور پستی سے اُٹھا کر بام رفعت تک لے جاتی ہے۔ پھر تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ اقوام کس طرح ترقی کرتی ہیں۔ اور کونسے ایسے اسباب پیدا ہوجاتے ہیں۔ جن سے وُہ پھر گر جاتی ہیں۔ تاریخ اقوام عالم کے حالات کو ہمارے سامنے رکھتی ہے کہ کس طرح بعض قوموں نے کمال حاصل کیا اور پھر کس طرح وُہ پستی کی طرف جا گریں۔

اقوام کا عروج وزوال

ایک زمانہ تھا۔ جبکہ مصریوں کو عروج حاصل ہؤا۔ وُہ ابتدائی زمانہ تھا۔ جبکہ مصری تہذیب کا دَور دَورہ تھا۔ اس لئے سب سے پُرانی تہذیب ہونے کا فخر بھی اسی کو حاصل ہؤا۔ مصریوں کے عرُوج کے آثار آج بھی اپنی عظمت کا پتہ دے رہے ہیں۔ اہرام مصر کو دیکھنے سے بے اختیار یہ الفاظ زبان پر آجاتے ہیں ع
کھنڈر بتا رہے ہیں کہ منزل عجیب تھی
مصریوں کے بعد چینی تہذیب کا دَور شروع ہؤا۔ اور چینیوں نے اس قدر ترقی کی کہ دُنیا کو محوِ حیرت کر دیا۔ ایک عرصہ کے بعد ان کے اقبال کا ستارہ بھی مدھم پڑنے لگا۔ اس کے بعد یونانیوں کا دَور دورہ شروع ہؤا۔ اس تہذیب کا اثر بھی بہت وسعت کے ساتھ دُنیا میں پھیلا۔ اور بہت دیر تک قائم رہا۔ یونانیوں نے بہت سے علوم کو کمال تک پہنچایا اور بہت سے باکمال وجوُد یونان کے خطّہ میں پیدا ہُوئے۔ آخر یونانیوں کا دورِ ترقی بھی ختم ہوگیا۔ اسی طرح ایرانیوں، اور ہندوستانیوں نے بھی اپنے اپنے زمانہ میں کافی عروج حاصل کیا ۔

مُسلمانوں کا دَورِ ترقی

مسلمانوں کا جب زمانہ آیا۔ تو انہوں نے دُنیا کو وُہ کچھ سکھایا۔ جو رہتی دُنیا تک قائم رہے گا۔ مسلمان علوم وفنون کے دلدادہ تھے۔ انہوں نے شوق سے ان کاموں میں حصّہ لیا۔ اور ایسا ترکہ چھوڑا۔ کہ متعصب دُشمن بھی ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ آج یوروپین تمدن کا دَور دورہ ہے۔ اور یوروپین لوگ اپنے آپ کو دنیا کے معلم سمجھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے بھی بہت کچھ مسلمانوں سے ہی حاصل کیا۔ یہ واقعات ہیں۔ جو تاریخ ہمارے سامنے لاتی ہے ان کے اسباب اور علل پر بحث کرتی ہے اور اقوام کے ضعف و اضمحلال کے اسباب ہمارے سامنے لاتی ہے ۔

ابتدائی زمانہ اور تاریخ

آج کل پریس اس قدر طاقت حاصل کر چکا ہے۔ کہ تاریخ کا محفوظ کرنا کوئی مشکل کام نظر نہیں آتا۔ لیکن اگر دُنیا کے ابتدائی زمانہ کو مدنظر رکھا جائے۔ تو یہ کام بہت مشکل نظر آتا ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ اس قسم کے سامان موجود نہ تھے۔ جو آج ہیں۔ اور تاریخ اس بات سے قاصر تھی۔ کہ وُہ اپنی صورت حرفوں میں دکھاتی۔ عرصہ دراز تک واقعات کا علم فقط حافظہ انسانی میں محفوظ رہا۔ اس وقت کی تاریخ کا کچھ پتہ صرف وحشیانہ رموز و علامات۔ مراسم و عادات۔ اور اطوار سے ہی لگ سکتا ہے۔ یا بعض قسم کی کہاوتیں اور کہانیاں کچھ اس پر روشنی ڈالتی ہیں۔ جو عام طور پر زبان زدِ خلائق ہیں۔

پھر واقعات کو تحریر میں لانے کے لئے بھی بہت سے مدارج ہیں۔ کاغذ کا رواج تو بہت بعد میں ہؤا۔ پہلے پتّوں پتھروں۔ ہڈیوں اور چمڑوں وغیرہ پر واقعات کو محفوظ کیا جاتا تھا۔ لکڑی کی تختیاں بھی اس کام کے لئے استعمال میں لائی جاتی تھیں ۔

قرآن پاک کی بعض آیات بھی اس طرف اشارہ کرتی ہیں۔ سب سے اول چین میں کاغذ تیار ہوا۔ اور چین میں ہی سب سے پہلے تاریخ نویسی کی ابتدا ہوئی۔

واقعات کی صحت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تاریخی واقعات کو صحیح طور پر محفوظ رکھنا بھی بہت مشکل کام ہے۔ تحریر ایک حد تک صحت کی محافظ ہو سکتی ہے۔ لیکن پرانی تاریخ کی حفاظت میں تحریر کو بھی بہت تھوڑا دخل ہے۔ کیونکہ اس کا رواج بہت بعد میں ہوا۔ پھر پرانی کتب سے تاریخ کا پتہ لگانے کے لئے قیاسات کا بہت حد تک دخل ہے کیونکہ پرانی کتب جو ملتی ہیں وہ تاریخ کی کتب نہیں۔ بلکہ مذہبی ہیں۔ مثلاً رامائن اور مہابھارت یا وید یا تورات۔ پھر ان کتب میں واقعات کی تقدیم و تاخیر کا پتہ لگانا بھی مشکل کام ہے ایک اور دقت بھی ان کے متعلق پیش آتی ہے۔ کہ ان کتب کے متعلق وثوق سے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ لوگوں کی دست برد سے محفوظ ہیں۔

زمانہ ترقی میں علم تاریخ

لیکن جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا روشنی پھیلتی گئی۔ اور تہذیب و تمدن کا معیار بلند ہوتا گیا۔ تاریخ کا علم بھی یقین کی بنیادوں پر قائم ہوتا گیا۔ پریس کی ایجاد نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اور در اصل تاریخ کی حفاظت کا مستحکم سامان پریس کی ترقی سے ہی شروع ہوا۔ مسلمانوں کی ترقی کے زمانہ میں فن تاریخ کو بہت عروج و کمال حاصل ہوا۔ مسلمانوں سے قبل بہت سے اعلیٰ پایہ کے مورخین گزرے لیکن مسلمانوں نے اور بھی اسے ترقی دی۔ اور ابن خلدون جیسے قابل مورخ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے تاریخ کی بہت بڑی خدمات سرانجام دیں۔

مسلمانوں کے بعد یورپین ممالک میں اس فن کو ترقی دی گئی۔ اور تاریخ کو محفوظ رکھنے کے ایسے عمدہ سامان ظہور میں آئے۔ کہ ان کے متعلق پہلے لوگ گمان بھی نہ کر سکتے تھے۔ آجکل اتنی کتب اور رسائل روزانہ چھپتے ہیں۔ کہ یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ تاریخی حالات کا کوئی حصہ چھوٹ جائے گا یہی نہیں بلکہ باقاعدہ طور پر تاریخ کو محفوظ کرنے کے لئے کمیٹیاں قائم کی جاتی ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا کا وجود دنیائے تاریخ میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی ایسے سامان میسر ہیں۔ جو تاریخی واقعات کو محفوظ رکھنے میں بہت مفید ہیں۔ مثلاً فوٹو گرافی اس کا وجود مصوری کے رنگ میں زمانہ قدیم سے چلا تو آتا تھا۔ لیکن اس میں وہ خوبیاں کہاں جو فوٹو میں موجود ہیں۔

پھر سینما بنائے گئے۔ جنہیں فوٹو کے کمالات کو اور بھی نمایاں کر کے دکھایا گیا یہاں تک بھی بس نہیں ہوئی۔ بلکہ دنیا اور آگے بڑھی۔ اور متحرک تصاویر لوگوں کے سامنے آنے لگیں۔ اس درجہ پر پہنچ کر صرف آواز کی کمی رہ گئی تھی۔ سو وہ بھی پوری ہو گئی آجکل کے ماہر فن اس سے بھی آگے بڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ تاریخی دنیا میں یہ ترقی واقعی حیرت انگیز ہے۔

خاکسار۔ حافظ قدرت اللہ واقف۔ تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت جوبلی فنڈ اور احباب کرام

شیخ محمد صدیق و محمد یوسف صاحبان مالکان اورنٹیل موٹر ہوس کلکتہ کی طرف سے خلافت جوبلی فنڈ میں ایک ہزار روپے کا وعدہ ہوا تھا۔ مگر ایک غلطی کی وجہ سے پیشتر ازیں صرف ۴۲۵ روپے وصول ہوئے۔ اب باقی ماندہ ۵۷۵ روپے کی رقم وصول ہو کر ان کا ایک ہزار کا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

افسوس ہے کہ ابھی تک چند اور بھی ایسے احباب ہیں جن کے وعدے تا حال پورے نہیں ہوئے۔ چونکہ اب حسابات بند کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے ایسے تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ابھی ثواب کا موقعہ ہے۔ فوراً اپنی موعودہ رقوم اور اگر کچھ حصہ ادا کر چکے ہیں تو بقایا جات بھیجکر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

افضل الرسل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں سے گزرنا

جملہ مذاہب عالم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ انبیاء اور مرسلین کے آنے کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ ان کی زندگی مختلف شعبہ ہائے حیات انسانیہ کے لئے مشعل ہدایت کا کام دے۔ اگر ایک طرف خالق و مالک سے ملنے کے لئے ان کا نمونہ ہماری راہبری کرے۔ تو دوسری طرف بنی نوع انسان کے باہمی تعلقات میں وہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ کا کام دیں۔ اور یہ بات واضح ہے کہ جس ریفارمر ہادی اور راہنما کو جملہ حالات انسانی کے مراحل طے کرنے کا موقعہ ملا۔ اور اس نے ہر مرحلہ کو طے کرتے وقت قابل تقلید نمونہ پیش کیا۔ وہ دوسروں سے جن کو صرف چند اخلاق دکھانے کا موقعہ ملا برتر و افضل ہوگا۔

مسلمانوں کا خوش اعتقادی کے ماتحت نہیں بلکہ قرآن کریم اور واقعات صحیحہ کی بناء پر یہ دعوے ہے۔ کہ سوائے ہمارے رسول پاک حضرت خاتم النبیین سید الاولین و الآخرین کے اور کسی مقتدا اور پیشوا کو یہ موقعہ نہیں ملا۔ کہ اس پر حالات کثیرہ وارد ہوئے ہوں۔ اور ہر حالت میں اس نے بے نظیر نمونہ دکھایا ہو۔

چونکہ عیسائی صاحبان کا یہ دعوے ہے کہ ہمارے مسیح ابن اللہ تھے۔ اس لئے اول تو مسیحی عمدہ اخلاق نہ دکھانے کے لئے اپنے مخصوص حالات کی بناء پر یہ عذر کر سکتے ہیں کہ ہمارے ہادی چونکہ ابن اللہ تھے۔ لہٰذا ہم انسانوں کا ان کے نمونہ پر چلنا دشوار ہے۔ دوم حضرت مسیح کی زندگی پر حالات کثیرہ وارد نہیں ہوئے۔ مثلاً امرا۔ بادشاہوں۔ تاجروں جرنیلوں۔ سیاست دانوں اور شادی شدگان کے لئے آپ کے حالات ہرگز کوئی راہ نمائی نہیں کر سکتے

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام بیشک خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور مقرب نبی تھے۔ لیکن اگر کوئی ماتحت اپنے افسر کی اطاعت کے لئے یا کوئی مفلس اپنی مشکلات سے لبریز اور کٹھن گھڑیوں کو گزارنے کے لئے آپ کی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہے تو آپ کے سوانح زندگی ہرگز اس کی راہنمائی نہیں کر سکتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بے شک اپنے مخالفین پر غلبہ حاصل کر کے ان کو معاف کیا۔ لیکن کن کو۔ اپنے بھائیوں کو۔ اور پھر والدین کی موجودگی میں۔ جبکہ ان کو تکلیف دینے سے یقیناً والدین کو رنج پہنچتا۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے خطرناک اور خون کے پیاسے دشمنوں کو لاتثریب علیکم الیوم کہا۔ اور اس وقت کہا جبکہ وہ بالکل بے کس اور مغلوبانہ حالت میں تھے اور جبکہ ان کے سر قلم کرنے کے لئے صرف حضور کا ایک اشارہ کافی تھا۔

غرض انبیائے سابقین کے حالات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالات میں ایک نمایاں فرق یہ ہے۔ کہ آپ کو ان حالات کثیرہ میں سے گزرنا پڑا۔ جن کی نظیر کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی آپ کو ماتحتی۔ افسری۔ تجرد و تاہل۔ سفر و حضر۔ مسکنت و مملکت۔ بے اولاد اور صاحب اولاد ہونا وغیرہ جملہ حالات انسانی کی منازل طے کرنا پڑیں۔ اور ہر موقعہ پر آپ نے عدیم النظیر اور بے مثال نمونہ پیش فرمایا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی اے انسانو! تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ایک کامل اور پاک نمونہ ہے۔

بے مثال اصلاح خلق

دوسری دلیل۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر انبیاء سے افضل ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس غرض کے لئے آپ کو دنیا میں بھیجا۔

200

اس کو آپ نے اس کمال اور خوبی کے ساتھ پورا کیا۔ کہ یقیناً یقیناً اور کوئی نبی اس بارہ میں آپکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم آپ کی آمد کی غرض بیان کرتا ہوا فرماتا ہے۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ یعنی اللہ وہ ہے۔ جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔ جو انہیں اس کی آیات پڑھکر سناتا ہے۔ انہیں پاک کرتا ہے۔ کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ واقعی جن لوگوں نے آپ کی پیروی کی۔ وہ باوجود اسکے کہ بالکل وحشیوں اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ دین اور ایمان۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے محض بے خبر تھے۔ سینکڑوں برس سے بت پرستی اور دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آتے تھے۔ عیاشی۔ بدمستی۔ شراب خوری اور قمار بازی وغیرہ وغیرہ فسق وفجور کے طریقوں میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ چوری۔ قزاقی۔ خونریزی اور دختر کشی کو گناہ نہیں سمجھتے تھے۔ یتیموں کا مال کھانا۔ اور بیگانہ حقوق دبالینا ان کے نزدیک معمولی باتیں تھیں۔ غرض زمانہ بالکل ظھر الفساد فی البر والبحر کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ ہر طرح کی بُری حالت اور ہر ایک نوع کا اندھیرا۔ اور ہر قسم کی ظلمت اور غفلت عموماً ان کے دلوں پر چھائی ہوئی تھی۔ لیکن آپ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ان پر اس قدر حیرت انگیز انقلاب آیا۔ کہ وہ نہ صرف انسان بن گئے۔ بلکہ تعلیم یافتہ اور مہذب انسان بن گئے۔ بلکہ باخدا انسان بن گئے۔ اور فسق وفجور۔ عصیان اور گمراہی سے انکو اس قدر نفرت ہوگئی۔ کہ خود اللہ جلشانہٗ نے آسمان سے ان کی تعریف میں فرمایا۔ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان یعنی (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں) اللہ نے تمپر پاک رُوح نازل کر کے تمہارے اندر ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کیا۔ کہ کفر اور فسق اور عصیان تمہاری نظر میں مکروہ ہوگئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس انقلاب عظیم کا نقشہ کیسے پاکیزہ الفاظ میں کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

صادفتھم قوما کروث ذلۃ
فجعلتھم کسبیکۃ العقیان

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو نے عربوں کو گوبر کی طرح ایک ذلیل قوم پایا۔ اور ان میں ایسی رُوح پھونکی۔ کہ وہ سونے کی ڈلی کیطرح بن گئے ؎

احییت اموات القرون بجلوۃ
ماذا یماثلک بھذا الشان

تُو نے صدیوں کے مُردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا۔ کون ہے جو اس شان میں تیرا مقابلہ کرے۔

حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے پیرؤوں کی حالت

بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آمد کے وقت بھی بنی اسرائیل قعر مذلت میں گرے ہوئے تھے۔ مگر ان کو اپنی قوم کی اصلاح میں وہ کامیابی نہ ہوئی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہوئی۔ حتیٰ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو کہا کہ ارض مقدسہ کی فتح کو خدا نے تمہارے لئے مقدر کر رکھا ہے۔ تم اس میں داخل ہو جاؤ۔ تو انہوں نے کہا۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون اے موسیٰ تو اور تیرا رب جا کر شام کی جابر قوم سے مقابلہ کرو۔ ہم میں تو تاب مقابلہ نہیں۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ اسی طرح بیشک انجیل میں بھی یہودیوں کی بداعمالیوں اور بدچلنیوں کا تھوڑا بہت تذکرہ ہے۔ لیکن یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ اس وقت تمام دنیا شرک اور بدکاریوں سے بھر چکی تھی۔ اور نہ ہی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے عام رسالت کا دعویٰ کیا۔ بلکہ جیسا کہ قرآن اور انجیل دونوں مقدس کتابوں سے بالاتفاق ظاہر ہے۔ آپ صرف بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے پھر آپ کو وہ کامیابی بھی حاصل نہ ہوئی۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاصل ہوئی۔ بلکہ وہ محدود لوگ جو آپ کی تبلیغ سے آپ پر ایمان لائے۔ ان میں سے بھی بعض نے انجیل کے بیان کے مطابق آپ سے رُوگردانی کی۔ چنانچہ یہودہ اسکریوطی اور پطرس کے واقعات اس دعویٰ کا ثبوت ہیں۔

صحابہ رسول کریمؐ کی حالت

لیکن ان کے مقابلہ میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ نے جس بے نظیر اخلاص اور ارادت کا ثبوت دیا۔ وہ اس ایک ہی واقعہ سے ظاہر ہے کہ جب جنگ بدر کے روز کفار بہ تعداد کثیر مقابلہ میں آئے تو انہوں نے کہا۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ۔ یعنی ہمیں اس امر کا ڈر نہیں۔ کہ دشمن کی تعداد زیادہ ہے۔ یا ان کی فوج آزمودہ کار ہے۔ کیونکہ کئی قلیل گروہ ہوئے ہیں۔ جنہوں نے بڑے بڑے گروہوں پر کامیابی حاصل کی۔

تکمیل دین کے بعد رحلت

دوسرا پہلو اس دلیل کا یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے وقت میں اپنے مولیٰ کی طرف بلائے گئے۔ جبکہ آپ اپنے کام کو پورے طور پر سرانجام دے چکے تھے۔ اور یہ امر قرآن کریم سے ثابت ہے اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی آج مَیں نے قرآن کریم کے اُتارنے اور تکمیل نفوس سے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تم پر پُوری کر دی۔ اور یہی دو رکن ضروری ہیں جو ایک نبی کی آمد کی علت غائی ہوتے ہیں۔

تبلیغ میں بیمثال کامیابی

پھر اس کثرت کے ساتھ آپ کو تبلیغ میں کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا۔ ہزارہا لوگوں نے آپ کی زندگی میں اسلام کو قبول کر لیا۔ اور آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی تربیت اور اصلاح کے لئے حکم دیا۔ کہ استغفار کر اور اس طرح سے آپؐ کے اس غم کو دور کیا۔ جو ہر ایک باغ کے بیدار مغز مالی کو ہوا کرتا ہے۔ جبکہ اس کے پاس باغ کو سیراب کرنے کے لئے پانی نہ ہو۔ پس نادان ہیں وہ لوگ جو استغفار کے لفظ کو دیکھکر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گنہگار تھے۔ کیونکہ استغفار کے معنے لغت میں اس طریق سے ڈھانکنے کے ہیں۔ جس سے انسان آفات سے محفوظ رہے۔ اور اسی وجہ سے خود کو مِغفر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ انسان کو حملہ آور کے حملہ کے بداثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور مغفرت مانگنے کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ جس بلا کا خوف ہو۔ یا جس گناہ کا اندیشہ ہو۔ استغفار کرنے سے انسان اس سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جس کثرت سے کوئی نبی استغفار کرتا ہے۔ اسی قدر اس کی قوم گمراہی سے محفوظ رہتی ہے۔ (باقی)

(خاکسار عبد القادر مبلغ ضلع لائل پور)

تحریک جدید کی کتابیں

۱۵ر دسمبر ۱۹۴۱ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۴۲ء تک

خاص رعایت

نمبر شمار	نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
۱	احمدیہ البم مکمل	عہ	۸ر
۲	احمدیت یعنی حقیقی اسلام	مجلد	مجلد
	انگریزی۔ اعلیٰ کاغذ	۱؍۴ر	۱۲ر
۳	ر ر معمولی کاغذ	۱۲ر	۸ر
۴	آئینہ صداقت انگریزی	۱؍۴ر	۱۰ر
۵	انقلاب حقیقی	۶ر	
۶	سیر رُوحانی	مجلد ۱۰ر	غیر مجلد ۷ر

(انچارج تحریک جدید)

ایک سند یافتہ نرس کی ضرورت

نور ہسپتال قادیان کیلئے ایک سند یافتہ نرس کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے پندرہ دسمبر ۱۹۴۱ء تک درخواستیں اور معقول اسناد مطلوب ہیں تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

(خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ صرف پچیس ۲۵ روپیہ میں بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان سے طلب فرمائیں ۔ (مینجر)

جماعت احمدیہ قادیان دارالامان اور تحریک جدید سال ہشتم کی قربانیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا سال ہشتم کی قربانیوں کے متعلق حقائق و معارف سے بھرا ہؤا زبردست خطبہ سن کر مومنوں کے دل پگھل گئے۔ قادیان کی جماعت کے احباب نے اپنے وعدے جلد سے جلد لکھوانے شروع کئے۔ چنانچہ واقفین تحریک جدید نے خطبہ کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی دن اپنے وعدے حضور کے پیش کئے اور اپنے وعدوں میں اکثر واقفین نے اس بات کو مدنظر رکھا۔ کہ ان کا وعدہ کم سے کم ان کے ایک ماہ کے گذارہ کی آمد کے برابر ہو۔ بلکہ بعض نے اپنے وعدوں کو اپنے ایک ماہ کے گذارہ سے بھی بڑھا کر ڈیوڑھا سوایا تک کر دیا۔

(۱) چنانچہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ۳۵ روپے کا وعدہ دیا۔ جو ان کے ایک ماہ کے گذارہ سے ڈیوڑھا ہے۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے اپنے گذارہ سے کچھ بڑھا کر ۲۵ روپے نقد پیش حضور کئے۔ مولوی محمد صدیق صاحب شیخ ناصر احمد صاحب اور ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے وعدے ۱۸ و ۱۸ روپے کے ایک ایک ماہ کے برابر ہیں۔ اور ملک کرم الٰہی صاحب ظفر کا وعدہ بھی ۲۱/۲ اسی کے مطابق ہے۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب ۱۴ روپے اور چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ کا وعدہ ۱۵ روپے ہے۔ یہ وعدے ایک ماہ کے گذارہ کے مطابق ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۲) سید محبوب عالم صاحب پنشنر قادیان نے سال ہشتم میں ۳۹/۱۱ کی رقم کا نہ صرف وعدہ کیا جو ایک ماہ کی پنشن سے بھی زیادہ ہے۔ بلکہ آپ نے رقم نقد داخل فرما دی۔

(۳) بے شک مالی تنگیاں ہیں۔ قحط ہے۔ مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے مومن سپاہی قربانیوں میں اپنا قدم آگے سے آگے بڑھائیں گے۔ چنانچہ خطبہ سننے کے بعد قادیان کی جماعت تندہی اور سرگرمی سے مصروف عمل ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے ان ہی چند ایام میں پیش کر دیں۔ کیونکہ اس کے بعد وہ جلسہ کے کام میں لگ جائیں گے۔ اس لئے قبل جلسہ جماعت قادیان اپنے وعدے پیش کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ محلہ دارالبرکات کا ذکر ہو چکا۔ محلہ دارالفضل کے پریذیڈنٹ شیخ محمد حسین صاحب پنشنر نے مجھے بتایا ہے۔ کہ میں نے ۴۲ احباب کی فہرست ۱۲۰۰ روپے سے اوپر کی حضور میں ارسال کی ہے۔ بقیہ فہرست بھی ان ہی دو تین دن کے اندر پیش کرنے کی تگ و دو کی جارہی ہے۔ محلہ دارالرحمت کے صدر صوفی غلام محمد صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ سیکرٹری صاحب کو وعدے لکھوائے جارہے ہیں۔ اور اضافوں کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ چونکہ قادیان کے احباب براہِ راست خطبہ حضور کا سُن چکے ہیں۔ اس لئے گھر بہ گھر جاکر اور خطبہ کی یاد تازہ کراکر وعدے لئے جارہے ہیں۔ محلہ دارالعلوم۔ محلہ دارالانوار۔ دارالفتوح۔ مسجد مبارک میں بھی کام کیا جارہا ہے۔ پس قادیان کی جماعت کو جلسہ کے کام میں مصروف ہونے سے پہلے تکمیل کر لینے چاہئیں۔

(۴) قادیان کی جماعت کے ایک مہاجر کی مثال ان احباب کے پیش کی جانی مناسب ہے۔ جو تحریک جدید کی قربانیوں میں نہایت رکیک اور کمزور عذرات کی بنا پر ہچکچاہٹ دکھاتے ہیں۔ میں ان کا نام عمداً ظاہر نہیں کرتا۔ ان کا سات سالہ حساب یوں ہے۔ ۲۵/ - ۲۸/۰ - ۳۰/۸ - ۳۰/ - ۲۷/۸ - ۲۷/۱۲ - ۲۹/۰ - وہ لکھتے ہیں۔ حضور پہلے سال اس عاجز کی آمد ماہوار ۲۵/- تھی۔ دوسرے سال بھی اتنی ہی۔ عاجز نے ۲۵/- و ۲۸/- ادا کئے۔ تیسرے سال میری پنشن چھ روپے گیارہ آنے ماہوار مقرر ہوئی۔ مگر قربانی میں کمی کرنے کو دل نے اجازت نہ دی پھر اللہ تعالےٰ نے بیس روپے ماہوار کی ایک جگہ عطا فرما دی۔ جو ۱۹۴۰ء تک رہی۔ اور ۳۰/۸ - ۲۶/۰ - ۲۷/۸ - ۲۷/۱۲ خدا کے فضل سے ادا ہو گئے۔ بوجہ نزول الماء کے بینائی میں فرق آگیا۔ اور کام سے فارغ ہوگیا۔ اور آمد پنشن ہی رہ گئی۔ دل نے اس وقت بھی یہی کہا۔ کہ تحریک جدید میں کمی نہیں کرنی۔ چنانچہ ساتویں سال ۲۹/- خدا کے فضل سے ادا ہو گئے۔ اب آٹھویں سال کے لئے ۲۹/۴ کا وعدہ پیش حضور ہے۔ یہ وعدہ کس طرح ادا ہوگا۔ صرف حضور کی دعاؤں سے اس لئے دعا کیلئے حضور کے وعدہ پیش ہے قبول فرمالیں۔

چنانچہ حضور نے یہ وعدہ منظور فرمایا۔ وہ جن کی آمدنی معقول اور خدا کے فضل سے زیادہ قربانی کر سکتے ہیں۔ وہ اس مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ کہ چھ روپے گیارہ آنے پنشن لینے والا اپنی ماہوار آمد سے پانچ گنا اور سالانہ آمد کا ⅓ حصہ ادا کرتا ہے۔

محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کا وعدہ سال ہشتم ۵۱/۶ ہے۔ یہ وعدہ ان کی اپنی ماہوار آمدنی سے قریباً ڈبل ہے۔ یہی نہیں کہ وہ گذشتہ سال سے دے رہی ہیں۔ لیکن وہ تیسرے سال سے اسی طریق سے ادا کرتی چلی آرہی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اب مومنانہ شان کے خلاف ہے کہ قدم اٹھا کر اُسے پیچھے ہٹا لیا جائے۔ مومن کا کام یہ ہے۔ کہ جو بات ایک دفعہ کر دے پھر اُسے پورا کرے۔ استانی صاحبہ کی قربانی قابل رشک ہے۔ پھر اس کے علاوہ استانی صاحبہ محلہ دارالفضل کی سیکرٹری لجنہ ہیں۔ ان کے وعدے اور وصولی ان کے سپرد ہے۔ نیز نصرت گرلز سکول کے وعدے اور وصولیاں بھی ان کے پاس ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے فضلوں کی بارش فرمائے اور ان کو اپنے پاس سے اجرِ عظیم بخشے۔ آمین۔

اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ جو اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر دے رہے ہیں۔ یا اس سے بھی زیادہ دے رہے ہیں۔ ایسی مثالیں جو اپنے اندر کسی نہ کسی رنگ میں خصوصیات رکھتی ہیں۔ وہ پیش کی جائینگی۔ یہ مثالیں وہ ہیں۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ سن کر بےتاب ہو گئے۔ اور ان کے دل اور ان کے ایمان نے ان کو کہا کہ کم از کم ایک ماہ کی آمد کے برابر تو دینا ضروری ہے۔ ایسے ہی احباب ہیں جن کی قربانیوں کی جماعت احمدیہ میں اللہ تعالےٰ نے تعریف فرمائی ہے۔ پس میری غرض یہ ہے۔ کہ جماعتوں کے افراد اور عہدہ دار طیار ہو جائیں۔ جب خطبہ سنے۔ وہ فوراً لبیک کہیں۔ اور اس شان سے لبیک کہیں کہ آسمان پر اللہ تعالےٰ کے فرشتے بھی ان کی تعریف کریں۔

جن احباب کے وعدے خطبہ سننے یا پڑھنے سے پہلے ہو چکے ہیں۔ ان کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ ارسال کیا جائیگا۔ تا خطبہ پڑھنے کے بعد اگر ان کے ایمان اور اخلاص میں یہ شدید خواہش ہو۔ کہ وہ اپنے وعدے میں اضافہ کریں۔ تو وہ بھی کر لیں۔

نوٹ:۔ ۵ دسمبر کے جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہی خطبہ ہر ایک مقام پر پہنچایا جائے۔

خاکسار برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری اعلان

حال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جو حضور نے بعد ملاحظہ دفتر بیت المال میں بھجوا دی ہے۔ اس پر بطور سکرٹری مال محمد شفیع صاحب کے دستخط ہیں۔ مگر وہ جماعت کا نام لکھنا بھول گئے ہیں۔ انہوں نے چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کی معافی کی درخواست کی ہے۔ نیز لکھا ہے۔ کہ ۳/۱۲/- انہوں نے قادیان بھیجکر دئے تھے۔ جس میں ۳/- ان کا اپنا چندہ تھا۔ اور بارہ آنے رحمت خان اور احمد دین کا۔ اگر یہ اعلان محمد شفیع صاحب کی نظر سے گذرے یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو۔ تو وہ براہ مہربانی فوراً دفتر بیت المال میں اطلاع دیں۔ کہ یہ کونسی جماعت ہے۔ تاکہ اس پر ضروری کارروائی کی جائے (ناظر بیت المال)

جن کی وصایا منسوخ ہو چکی ہیں ان سے چندہ نہ لیا جائے

جس موصی کی وصیت بوجہ بقایا منسوخ کی جائے۔ حسب قاعدہ ۵۰۹ ب اس سے کسی قسم کا چندہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔ تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کریں۔ یا سارا بقایا ادا کر کے اپنی وصیت بحال نہ کرائیں۔ اس لئے احباب جماعت کو ایسے موصیان سے کسی قسم کا چندہ نہ لینا چاہیئے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

فوری علاج۔ نسخہ ہیضہ۔ قے۔ متلی۔ اسہال۔ دردسر۔ اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کا مجرب علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

201

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیروز پور

مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی مبلغ ضلع فیروزپور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۳ رنومبر سے ۱۳ نومبر تک کے عرصہ میں حسب ذیل کام ہوا۔

چار شخصوں سے مناظرہ کی شکل میں تبادلۂ خیالات ہوا۔ پانچ لیکچر دیئے گئے۔ ۱۹۰ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ بخاری۔ قرآن کریم اور تربیت کا درس فیروزپور شہر۔ فاضلکا معظم ہیڈ سلیمانکی مقامات میں دیا۔ کل سفر ۱۵۳ میل کیا۔ جس میں سائیکل پر ۴۲ میل سفر ہوا۔ ۳ دوستوں نے بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں کی۔ تحریک جدید۔ آئینہ کمالات اسلام اور اخبار الفضل کا مطالعہ کیا۔ اور مضمون نویسی کی گئی۔ مردوں عورتوں میں تحریک جدید کے مطالبات کی تحریک کی۔

کشمیر

جناب مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یکم نومبر تا ۷ نومبر کے درمیانی عرصہ میں تین مقامات کا دورہ کیا۔ ۲۲ آدمیوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ نیز پانچ لیکچر دیئے۔ سات تربیتی و تبلیغی درس دیئے۔ ۴۲ میل پیدل اور ۲۸ میل ٹانگہ پر سفر کیا۔ جماعت میں تعلیم و تربیت کا کام جاری رکھا۔

لائل پور

شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۷ لغایت ۱۵ نومبر کے عرصہ میں تین لیکچر دیئے۔ گوکھووال اور لائل پور کا دورہ کیا۔ ۲۰ آدمیوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ چار تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔ جماعت کے دو زمینداروں کے باہمی جھگڑے کا فیصلہ کیا۔ جماعت میں تربیت کا کام جاری رہا۔

راوی بیٹ

مولوی محمد علی صاحب مبلغ حلقہ دریائے راوی بیٹ لکھتے ہیں۔ کہ ۸ لغایت ۱۴ نومبر کے عرصہ میں پانچ لیکچر دیئے۔ ۳ مقامات کا دورہ کیا۔ ۴۳ میل کا سفر کیا۔ ۱۳ آدمیوں کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ان کے اعتراضات کے جواب دیئے۔

انبالہ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ انبالہ لکھتے ہیں۔ ہفتہ ۹ لغایت ۱۵ نومبر میں دو مناظرات ہوئے۔ ایک سکھ صاحب سے دوسرا ایک غیر احمدی سے۔ ۴ لیکچر دیئے۔ انبالہ۔ کھرڑ۔ روپڑ اور تین مقامات کا دورہ کیا۔ ۴ تربیتی و تبلیغی درس دیئے۔ پیدل سفر نیز بذریعہ موٹر و ٹانگہ کل ۶۸ میل کا ہوا۔ (ناظم نشر و اشاعت)

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۹۸:۔ منکہ غلام اللہ اسلم ولد میاں غلام محمد قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سیدوالا ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد صاحب اسوقت زندہ ہیں۔ انکا ایک مکان ہے۔ اس کی انہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ اس واسطے اس کے وہی مالک ہیں۔ قادیان دارالرحمت میں ۱۵ مرلے سفید زمین ہے۔ اس کے ۱/۲ حصہ کا میں مالک ہوں۔ جسکی قیمت ۲۵۰ روپے ہے۔ میرے حصہ کے ۸۶ روپے بنتے ہیں۔ میں اسکا ۱/۱۰ حصہ وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اندازاً مبلغ ۲۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ میں دو روپے ماہوار باقاعدہ داخل کراتا رہونگا انشاء اللہ۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع الدعاء

العبد:۔ غلام اللہ اسلم بقلم خود سیدوالا۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر عبدالرحمن سیدوالا۔ گواہ شد: محمد ابراہیم ... سیدوالا

مجرّب اور خالص ادویہ

تریاق کبیر یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ دانت کی درد۔ گلے کی درد و سینہ کی درد۔ اسہال۔ سوء ہضم وغیرہ کے مریضان کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ اس کا ہر گھر میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی عہ درمیانی شیشی ۸/ چھوٹی شیشی ۸/

اس کے مفید ہونے کے متعلق ذیل کے سرٹیفیکیٹ ملاحظہ فرمائیں

۱ مکرمی محترمی مولوی محمد احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ آپ کی تیار کردہ تریاق کبیر اپنی والدہ صاحبہ کو استعمال کروائی۔ ایک عرصہ سے پیٹ درد کی تکلیف تھی۔ باوجود علاج کے چند دنوں کے بعد پھر درد کا دورہ ہو جاتا تھا۔ مگر جب سے آپکی دوا استعمال کروائی ہے۔ خدا کے فضل سے بکلی آرام ہے۔ براہ کرم ایک شیشی اور عنایت فرما کر مشکور فرما دیں۔

۲ مکرمی محترمی جناب میاں مسعود احمد صاحب ابن حضرت نواب محمد علیخان صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ تریاق کبیر کو میں نے ہر طرح سے آزمایا ہے۔ اور بہت فائدہ مند پایا ہے۔ پیٹ درد۔ سر درد۔ متلی و ابھارے اور زکام میں میں نے اس کو استعمال کیا اور کر دایا۔ جسے ہر لحاظ سے مفید پایا۔ تریاق کبیر کی شیشی ہر گھر میں ہونی چاہیئے۔

۳ مکرمی محترمی جناب میر علی احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ مجھے پچھلے دنوں میں معدہ کی کمزوری کے سبب ریاح اور حلق میں ریشہ گرنے کی تکلیف تھی۔ دواخانہ خدمت خلق کا تیار کردہ تریاق کبیر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ بچوں کو بخار کھانسی میں دیا۔ تو آرام ہو گیا۔ اور کئی بیماریوں میں مثلاً بدہضمی۔ متلی کے دور کرنے میں اکسیر ثابت ہوا۔

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)**

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے

تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچیے۔ پہلی سروس ۷۱/۲ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی مینیجر کراؤن بس سروس

بشمولیت

رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کیوں؟

اہل عرب اور یہود کی باہمی جدوجہد پر تاریخی پہلو سے سرسری نظر

فلسطین ۳/ (کا مطالعہ کیجئے)

حالات حاضرہ پر آکسفورڈ کے رسالے فی جلد ۳/

قیمت فی جلد ۳/

ملنے کا پتہ:۔ ٹائمز بکڈپو موہن لال روڈ لاہور یا کسی کتب فروش سے طلب فرمائیں

آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔ بمبئی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ یکم دسمبر۔ کل لیبیا میں جرمن فوجیں برطانی ڈیفنس لائن میں گھس آئی تھیں جنہیں پسپا کر دیا گیا۔ اور بہت سے جرمن ہلاک ہوگئے کل دشمن کے اٹھارہ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے۔ ہمارے صرف تین ہوائی جہاز کام آئے اس جنگ میں صورت حال لگاتار بدلتی رہتی ہے۔ دو تین روز ہوئے۔ دشمن نے ایک مقام پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا۔ مگر آج رات اتحادی فوجوں نے وہ پھر چھین لیا۔

انقرہ۔ ۲ر دسمبر۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے کہ سپین کا نائب وزیر خارجہ سپیشل ٹرین میں جرمنی روانہ ہوگیا ہے۔ جہاں وہ اس کانفرنس میں شریک ہوگا جو مارشل پیٹان اور ہٹلر میں ہونے والی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر سپین پر بھی جنگ میں شریک ہوجانے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔

لنڈن۔ ۲ر دسمبر۔ روسیوں نے ولاڈی واسٹک کے آس پاس جہازوں کی آمد و رفت کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن۔ ۲ر دسمبر ڈچ ایسٹ انڈیز کی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس کی ہوائی طاقت پہلے سے بہت بڑھ چکی ہے نئی قسم کے بمبار اور شکاری جہاز فضائی بیڑے میں شامل کئے جا چکے ہیں۔ اور ایک ہزار خفیہ ہوائی اڈے تیار کر لئے گئے ہیں۔ جنگی جہازوں کے ساتھ کام کرنیوالے ہوائی جہاز بھی کافی تعداد میں مہیا کر لئے گئے ہیں۔

سنگاپور۔ ۲ر دسمبر۔ مسٹر ڈف کوپر جو مشرق بعید میں برطانی کیبینٹ کے نمائندہ ہیں کل نیوزی لینڈ کے دورہ سے واپس یہاں پہنچ گئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مشرقی ایشیاء کے متعلق میری رپورٹ گذشتہ ہفتہ لنڈن پہنچ چکی ہے۔

واشنگٹن۔ ۲ر دسمبر۔ امریکن وزیر بحر نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ امریکن بحری بیڑہ بحرالکاہل اور بحر اٹلانٹک دونوں میں حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ اس میں کئی نئے جنگی جہاز شامل کئے گئے ہیں۔ نیز کئی نئے اڈے بھی حاصل ہو چکے ہیں

لنڈن۔ ۲ر دسمبر۔ امریکہ۔ برطانیہ اور ڈچ ایسٹ انڈیز نے جاپان کی جو اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ اس سے جاپان کو سخت نقصان ہو رہا ہے۔ چنانچہ جتنا مال وہ ہر سال باہر سے منگوایا کرتا تھا۔ اب اس سے ۵۰ فیصدی کم منگوا رہا ہے اور اس وجہ سے اس کی سوتی صنعت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ نصف سے زیادہ کارخانے بند ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲ر دسمبر۔ ماسکو اور روسٹوف کے شہروں نے ایک دوسرے کو حوصلہ افزا پیغام ارسال کئے ہیں۔ ماسکو کو اسوقت جرمنوں نے تین طرف سے گھیر رکھا ہے مگر اس کی دفاعی فوجوں کی طرف سے جو پیغام بھیجا گیا۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ہم نے عزم کر رکھا ہے۔ کہ دشمن کو باہر ہی روک کر تباہ کر دینگے۔

برلین۔ یکم دسمبر۔ برلین ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روس میں اب لڑائی برف پر ہو رہی ہے۔ جھیل لڈوگا میں یخ بستہ برف پر روسیوں نے جرمن فوج پر زور کا حملہ کیا۔ جسے ناکام بنا دیا گیا روسٹوف کے محاذ پر روسی فوجوں نے اپنا سب کچھ داؤں پر لگا کر جرمن مورچوں پر اجتماعی حملہ کر رکھا ہے۔

سنگاپور۔ ۲ر دسمبر۔ جاپانی بحری فوجیں ڈچ ایسٹ انڈیز کے جزیرہ بورنیو کے قریب جمع ہو رہی ہیں۔ اس سے سرکاری حلقوں میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے فرانسیسی ہند چینی کے گورنر کو جاپانی سفیر نے یقین دلایا ہے کہ جاپان ہر قیمت پر اس ملک کی حفاظت کرے گا۔

لنڈن۔ یکم دسمبر۔ جرمنی کا ایک ۲۲ ہزار ٹن وزنی جنگی جہاز برطانی ناکہ بندی سے بچ کر بحرالکاہل میں پہنچ گیا ہے۔ امریکہ میں تشویش کی جاتی ہے کہ کہیں یہ جنگ کی صورت میں جاپانی بیڑے میں شامل نہ ہو جائے۔

سنگاپور یکم دسمبر۔ سائیگان ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی گورنمنٹ کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے کہ ہند چینی میں مزید جاپانی افواج کی آمد عارضی طور پر بند کر دی گئی ہے۔

ماسکو۔ ۲ر دسمبر۔ سوویٹ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ روسٹوف سے جو جرمن فوجیں مغرب کی طرف ہٹ رہی ہیں۔ ان کے بھاگنے کی آخری سڑک بھی روک لی گئی ہے۔ اب ان کا صفایا کیا جا سکیگا۔ جرمنوں کے ۱۱۰ ٹینک ۲۱۰ توپیں۔ ۳۰۶ مشین گنیں۔ ۷۰ سرنگیں بچھانے والی مشینیں ۴۰۰ رائفلیں اور ۷۰۰ لاریاں روسیوں کے قبضہ میں آگئی ہیں۔ ماسکو کے ہر محاذ پر روسی ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ ٹولا کے پاس ایک اہم ریلوے سٹیشن جرمنوں سے چھین لیا گیا ہے۔ اور ایک مسلح جرمن ڈویژن تباہ کر دیا گیا ہے۔ ماسکو کے آس پاس کئی مورچے جرمنوں سے چھین لئے گئے ہیں۔ تازہ حملہ میں پانچ لاکھ جرمن سپاہی مارے گئے ہیں۔ لینن گراڈ کے محاذ پر تین دن کی سخت لڑائی کے بعد روسیوں نے اپنی پہلی ڈیفنس لائن پر قبضہ کر لیا ہے۔

ٹوکیو۔ ۲ر دسمبر۔ آج پھر جاپانی وزارت کا اجلاس ہوا۔ جاپانی نمائندہ مسٹر ایشی نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ جاپانی اور امریکن تجاویز میں بڑا فرق ہے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

قاہرہ۔ ۲ر دسمبر۔ لیبیا کی لڑائی کے بارہ میں تازہ ترین خبر یہ ہے کہ طبروق کے رستہ پر شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے اس رستہ کو بند کرنے کی بہت کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ اب لیبیا میں دشمن کے ان گنت ہوائی جہاز اڑتے پھرتے ہیں۔ مگر برطانی ہوائی جہاز سارے علاقہ پر چھائے ہوئے ہیں۔

سڈنی۔ ۲ر دسمبر۔ آسٹریلین گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ایک کروز "سڈنی" نام نے دشمن کے ایک مسلح تجارتی جہاز کو ڈبو دیا ہے۔ مگر خیال ہے کہ وہ خود بھی ڈوب گیا۔ جنگی وزیر نے اعلان کیا ہے کہ حکومت عنقریب تحقیقات کرائیگی کہ دفاع کی تدابیر میں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔

کلکتہ۔ ۲ر دسمبر۔ وزارت کے استعفیٰ کے بعد مسٹر فضل الحق نے جو نئی پروگریسو پارٹی بنائی ہے۔ اس کا آج جلسہ ہوا۔ ممبروں نے فیصلہ کیا۔ کہ ان کو سابق چھ وزراء پر جن میں سر ناظم الدین اور مسٹر سہروردی بھی ہیں۔ اعتماد نہیں۔

دہلی۔ ۲ر دسمبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ حاجیوں کے لئے جن نئے جہازوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان میں ۱۲۰۰ سے زیادہ حاجیوں کے لئے گنجائش نہیں۔ جو نئے لوگ حج کو جانا چاہیں۔ وہ اب کراچی نہ جائیں۔ بلکہ بمبئی پہنچیں۔

واشنگٹن۔ یکم دسمبر۔ آج جاپانی وزارت کے ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ آخری مرحلہ تک گفت و شنید جاری رکھی جائے۔ کیونکہ بحرالکاہل میں امن جاپان کی دلی خواہش ہے۔ اس اثنا میں امریکن ہوائی فوج کے افسر چین پہنچ گئے ہیں۔ برما روڈ کے رقبہ کی چینی فوجوں کی کمان برطانی افسروں نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔

لائلپور۔ یکم دسمبر۔ آج سے مارکٹنگ ایکٹ نافذ ہوگیا ہے۔ بطور پروٹسٹ لائلپور اوکاڑہ۔ چک جھمرہ۔ جڑانوالہ اور گوجرانوالہ کی منڈیوں میں بیوپاریوں نے خرید و فروخت بند کر دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بعض منڈیوں میں سینکڑوں گڈے روئی وغیرہ کے بھرے ہوئے کھڑے ہیں۔

گلاسگو۔ یکم دسمبر۔ لارڈ بیوربرک کو موسیو سٹیلن نے ایک تار میں لکھا ہے کہ آپ نے مجھ پر کرم کر کے جو ٹینک اور طیارے بھیجے ہیں۔ میرا رواں رواں اسکے لئے شکر گذار ہے۔

دہلی۔ یکم دسمبر۔ ہندوستان میں پٹرول کا ذخیرہ کم ہو رہا ہے شائد اگلے سال اس کا راشن اور بھی سخت کر دیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔